

سوال

آدمی کا اپنی بیٹی کا بوسہ لینا اور اپنے ساتھ لگانا

جواب

الحمد للہ:

ج:

درجہ اولیٰ اور ثانی کرتے ہوئے اپنی بیٹی کو والد کا اپنے ساتھ لگانا اور اس کا بوسہ لینا جائز ہے، چاہے بیٹی بالغ اور بڑی عمر کی ہو، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ فتنہ یا شہوت کا ڈر نہ ہو تو ایسا کرنا جائز ہے اور اس میں مومنہ کا بوسہ لینا جائز نہیں یہ مستثنیٰ ہے کیونکہ یہ صرف خاوند اور بوی کے ساتھ مخصوص ہے۔

ہام احمد رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

آیا مرد اپنی محرم عورت کا بوسہ لے سکتا ہے یا نہیں؟

نہوں نے جواب دیا:

"جب سفر سے واپس آئے اور اسے اپنے نفس کا (شہوت) کا ڈر نہ ہو تو۔

ن مطلق کہتے ہیں:

"لیکن وہ ایسا مومنہ پر کبھی مت کرے (یعنی مومنہ کا بوسہ مت لے) صرف پیشانی یا سر کا بوسہ لے" انتہی

یہ (256/2)۔

الافتاح میں درج ہے:

واپسے نفس کا خطرہ نہ ہو تو سفر سے واپس آنے والے شخص کے لیے اپنی محرم عورتوں کا بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں، لیکن وہ ایسا مومنہ پر مت کرے، بلکہ پیشانی اور سر کا بوسہ لے" انتہی

ع (156/3)۔

الموسویٰ الفقہیہ میں درج ہے:

لام کا اتفاق ہے کہ شہوت کے ساتھ کسی مرد کے لیے دوسرے مرد کا مومنہ یا ہاتھ وغیرہ چومنا جائز نہیں، اور اسی طرح عورت کا عورت کو چومنا اور معانقہ اور بدن سے بدن لگانا وغیرہ جائز نہیں ہے۔

لیکن اگر مومنہ کے علاوہ ہواور عزت اور حسن سلوک یا پھر ملاقات اور الوداع کرتے وقت شفقت و رحمتی کے ساتھ ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں" انتہی

یہ (130/13)۔

بخ ابن باز رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

اگر کسی شخص کی بیٹی بلوغت کی عمر سے تجاوز کر جائے اور بڑی ہو جائے چاہے شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ تو کیا اس کا ہاتھ اور مومنہ وغیرہ چومنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر ان جگہوں کا بوسہ لیا جائے تو کیا حکم ہوگا؟

بخ زعمہ اللہ کا جواب تھا:

کے لیے بغیر شہوت اپنی چھوٹی یا بڑی عمر کی بیٹی کا بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر بیٹی بڑی ہے تو پھر رخصت کا بھی بوسہ لے سکتا ہے کیونکہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے اپنی بیٹی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رخصت کا بوسہ لیا تھا۔

بھی کہ مومنہ کا بوسہ (یعنی ہونٹوں پر ہونٹ رکھ کر) لینے سے شہوت میں حرکت ہوتی ہے، اس لیے اسے ترک کرنا ہی بہتر اور زیادہ احتیاط کا باعث ہے، اور اسی طرح بیٹی بھی بغیر شہوت کے اپنے باپ کے ناک یا سر کا بوسہ لے سکتی ہے۔

موت کے ساتھ ایسا کرنا قطعی طور پر سب کے لیے حرام ہے، کیونکہ اس سے فتنہ پیدا ہوگا، اور فحاشی کا سدباب کرنے کے لیے بھی ایسا کرنا ضروری ہے"

تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

یہ (79-78/3)۔

م:

بے بیٹے اور بیٹی کا بوسہ لینا اور انہیں اپنے ساتھ لگانا یا اس مہربانی اور رحمتی و شفقت میں شامل ہونا ہے جو اپنی اولاد کے ساتھ ہوتی چاہیے، اور انہیں اس سے محروم نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ یہ تو وہ رحمت ہے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ تو اپنی رحمت ہی ا-

اور باپوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنی اولاد کو اس محبت و الفت اور رحمت سے محروم مت رکھیں کیونکہ یہ تو ایک اساسی طور پر نفسیاتی ضرورت ہے، اور خاص کر چھوٹے بچوں کے لیے، جیسا کہ دور حاضر میں بھی اور پہلے قدیم دور میں بھی سرچ کے ساتھ ثابت ہو چکا ہے۔

اور پھر صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

بے دن کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلنا نہ تو انہوں نے مجھ سے بات کی اور نہ ہی میں نے آپ سے کوئی بات کی حتیٰ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنو قریظہ کے بازار میں آئے پھر وہاں سے خاطر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر آئے اور فرمایا:

جسے یہاں بچہ ہے؟ (یعنی حسن رضی اللہ عنہ) ہم نے خیال کیا کہ اس کی ماں نے اسے روک لیا ہے، کیونکہ وہ اسے غسل دے رہی ہے اور اسے لوٹک اور خوشبو کا پارہنا رہی ہے، تو کچھ ہی دیر بعد وہ دوڑتا ہوا آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آکر بیٹھا گیا اور نبی کریم صلی اللہ وسلم نے بھی اسے اپنے سر "اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو تجھی اس سے محبت کر، اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر"

بر (2122) صحیح مسلم حدیث نمبر (2421) یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

اور صحیح بخاری میں انس رضی بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

"ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابراہیم کی دایہ جو انہیں پلا رہی تھی کے خاوند ابو سیف القین کے پاس گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو پکڑ کر اسے چما..."

بر (1303)۔

نہ تعالیٰ عنہ ہوا کرتے، اور ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی بیوی کا دودھ پیتے تھے، یعنی رضاعی باپ ہیں، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس اس لیے آئے کہ اپنے بچے کو مل سکیں اور اسے سلام کریں اور اس سے معافہ کریں اور اس کا بوسہ لیں۔

اور صحیح بخاری میں ہی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بوسہ لیا اور اس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابس تسمی بھی بیٹھے ہوئے تھے تو اقرع کہنے لگا:

یر سے دس بچے ہیں میں نے تو ان میں سے کبھی کسی کو بھی نہیں چما۔

سول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا:

"جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا"

بر (5997)۔

اور صحیح بخاری میں ہی روایت ہے کہ:

رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہجرت کے بعد ان کے گھر گئے تو ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی عائشہ یعنی ہوتی تھی اور انہیں بخاری تھا تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے باپ نے عائشہ کا رخسار چما اور کہنے لگے: میری بیٹی تو کیسی ہو؟"

بر (3704)۔

واللہ اعلم

اسلام سوال و جواب

159539